سہیلی بوجھ پہیلی

شورش کاشمیریؒ

یہ مشورہ تھا وزیروں کی ایک مجلس میں
کچھ اس طرح بھی سوا اپنا اقتدار کرو

اُٹھا کے دست ِ ستم '' خستگانِ صحرا '' پر
''حجابِ محملِ لیلیٰ'' پہ کوئی وار کرو

قبائے خسروِ دوراں کا یہ تقاضا ہے
غریبِ شہر کے دامن کو تار تار کرو

عوام تاش کے پتے ہیں اِن سے کیا لینا
نیا فریب سیاست میں اختیار کرو

شراب و شاہد و چنگ و رباب تک پہنچو
پری وشوں سے کوئی عہد استوار کرو

یہاں کے ''نعرہ فروشوں'' کی ہم نوائی میں
نہ اعتماد اٹھاؤ ، نہ اعتبار کرو

طُیور زمزمہ پیدا ہیں شاخساروں پر
انھیں بہ جرمِ نواگستری ' شکار کرو

بہت دنوں سے ہے سرکش ''قبیلۂ مجنوں''
اسے حوالۂ تقدیرِ روزگار کرو

ہو اقتدار تو عفو و کرم ہے کمزوری
ہر ایک بندۂ گستاخ ' زیب دار کرو

(۲۲رنومبر۱۹۵۷ء)